نظام خلافت مسلمانوں کا مال مسروقہ

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "خلافة النبوة ثلاثون سنة" نبوت کی خلافت (نبی علیہ السلام کے طریقے کے مطابق) تیس سال ہے (سنن ابوداؤد: 4646)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب تکمیل الایمان میں ایک حدیث نقل فرمائی

حضور ﷺ نے فرمایا:

الخلافة بعدی ثلثون سنة ثم یصیر بعدھا ملکا عضوضا

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فارسی ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

کہ خلافت کہ پس ازمن سی سال است وبعد ازسی سال خلافت نباشد بلکہ ملکی گزندہ بود کہ ازنیش وی کمتری بسلامت ماند

میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی اس کے بعد خلافت نہیں ہوگی بلکہ نقصان پہنچانے والے بادشاہ ہوں گے جن کے زہر سے بہت کم لوگ سلامت رہ سکیں گے (تکمیل الایمان: صفحہ نمبر 168،169)

"ملکا عضوضا" یہ الفاظ، عمدۃ القاری، مرقاۃ المفاتیح اور فتح الودود وغیرہ کتب میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں

خلافت اور ملوکیت کے فرق کو واضح کرتے ہوئے ایک مقام پر حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رقمطراز ہیں:

''خلافت راشدہ کا مطب یہ ہے کہ نائب رسول بن کر، وہی کام کرے جو نبی اکرم ﷺ نے کر کے دکھائے ہیں۔ مثلا دینی نظام قائم کرنا، دشمنان اسلام سے جہاد کرنا، اللہ کی قائم کردہ حدود کو نافذ کرنا، دینی علوم کی اشاعت وترویج کرنا، ارکان اسلام (یعنی نماز، روزہ، حج، زکوۃ) کا سسٹم سرکاری طور پر جاری کرنا، عدالتی نظام قائم کرنا، فتوی وارشاد احسن طریقے سے چلانا، گناہوں سے نیز اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی سے بچتے ہوئے، یہ سارے کام کرنے والا خلیفہ راشد ہے''۔ (اسرار خلافة الخلفاء)

خلافت راشدہ کے تیس سالہ دور کے خاتمہ کے بعد دورِ ملوکیت کے حوالہ سے ہمیں کف لسان کا سبق پڑھایا جاتا ہے۔ ہم چُپ ہی رہنا چاہتے ہیں لیکن امام حسین علیہ السلام کی طرح چپ رہنا چاہتے ہیں۔ یعنی حقائق کو ذہن میں رکھو پھر خاموش رہو۔ امام حسین علیہ السلام نے ملوکیت کے نظام کو کبھی زندہ باد نہیں کہا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ زندہ باد صرف خلافت راشدہ کا نظام ہی ہوسکتا ہے۔ آج اگر کوئی شخص اس سیاست کو زندہ باد کہے گا تو ہم وہ حقائق جو ہمارے ذہنوں میں ہیں، لوگوں کے سامنے لے کر آئیں گے۔ ان شاء اللہ عزوجل

حضرت امام حسن علیہ السلام کی وفات کے بعد کچھ لوگوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ کی رائے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں امام حسن علیہ السلام سے مختلف ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

ارجو ان یعطی اللہ اخی علی نیته وان یعطینی علی نیتی فی حبی جهاد الظالمین

''میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالی میرے بھائی کی حسن نیت پر اسے اجر عطا فرمائے گا اور میری نیت کہ ظالموں سے جہاد کی محبت ہے، مجھے اس پر اجر عطا فرمائے گا'' (سیر اعلام النبلاء)

نظام خلافت مسلمانوں کا مال مسروقہ

یہاں پر سوال یہ پیدا ہوا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس نیت کے باوجود قیام کیوں نہیں فرمایا۔اس کی ایک ہی وجہ سمجھ آتی ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ، صلح کے وقت جو شرائط طے کی تھیں ان میں سے ایک شرط ابھی تک توڑی نہیں گئی تھی۔اسی شرط کے نہ ٹوٹنے کی بنیاد پر امام حسین علیہ السلام ابھی تک خاموش تھے اور قیام نہیں فرمایا تھا۔اور وہ شرط یہ تھی امام ابن عبدالبر، امام ابن اثیر جزری، ابن عساکر، سبط ابن الجوزی، نووی، علامہ ذہبی، شعرانی اور سیوطی لکھتے ہیں **واللفظ لہ**

''سیدنا امام حسن علیہ السلام نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ اُسے معاملہ سپرد کرتے ہیں اِس شرط پر کہ اُس کے بعد خلافت اُن (امام حسن علیہ السلام) کے لئے ہوگی اور یہ کہ اہل مدینہ، حجاز اور عراق میں سے کسی شخص سے کسی ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا جو ان کے بابا کے دور میں تھی''

(الاستیعاب ج1ص 230،231، اسد الغابہ ج2ص18، تاریخ دمشق ج13ص261،مرأۃ الزمان ج7 ص9، تھذیب الاسماء واللغات ج 1ص 159 ، تاریخ الاسلام للذھبی ج4 ص5، الطبقات الکبری للشعرانی ج1ص51،تاریخ الخلفاء للسیوطی ص317) (صلح الامام الحسن علیہ السلام)

آمدم برسر مطلب خلافت راشدہ کا نظام اگر باقی رہتا تو یزید جیسا بدکردار انسان کبھی بھی حکمران نہ بنتا۔امام حسین علیہ السلام مسلمانوں کے مال مسروقہ (نظام خلافت) کو پہچانتے تھے۔اس لئے اس کی پامالی ہوتے دیکھ کر اس کو بچانے کے لئے قیام فرمایا۔ہمارے اندر تو مال مسروقہ پہچاننے کی صلاحیت ہی ختم ہوگئی۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ہمارے بادشاہ اور حکمران تو اپنے اللوں تللوں میں پڑے ہوئے ہیں وہ کبھی بھی نہیں چاہیں گے کہ اس زمین پر اللہ تعالی کا روشن ترین اور مکمل ترین نظام خلافت نافذ کیا جائے۔شاید ہم خود بھی نظام خلافت کے متمنی نہیں ہیں کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ نظام خلافت میں حدود اللہ کا نفاذ ہوگا پھر شراب، زنا، جوا اور بے حیائی کا ارتکاب کرنے والوں کو سزا دی جائے گی۔

''ہم کوئی امریکہ یا یورپ کے غلام ہیں'' ہمارے نزدیک یہ الفاظ سیاسی نعرے کے سوا کچھ نہیں اگر ان الفاظ میں ذرہ برابر بھی صداقت ہوتی تو ہمیں Western Democracy (مغربی جمہوریت) کے فرسودہ نظام حکومت کے قصیدے پڑھ پڑھ کر نہ سنائے جاتے۔اس نظام کی فرسودگی کے لئے کیا اتنا کافی نہیں ہے کہ اس نظام میں امام حسین علیہ السلام اور یزید لعین کے ووٹ میں کوئی فرق نہیں ہے۔یعنی اس نظام میں پاکوں اور ناپاکوں کا ووٹ برابر قدر رکھتا ہے۔اسلام اس فکر کی حمایت نہیں کرتا کہ سب لوگ برابر ہیں۔بلکہ قرآن تو کہتا ہے کہ ''کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوسکتا ہے یا کیا اندھیرے اور روشنی برابر ہوتے ہیں'' اور ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے ''کیا علم والے اور بے علم کبھی برابر ہوسکتے ہیں''۔اگر ہمیں ''حقیقی آزادی'' چاہیے تو ہمیں حکیم الامت علامہ محمد اقبال کی پیروی کرنا ہوگی اور اس مغربی جمہوریت کے راگ الاپنا ترک کرنا ہوگا۔اس سے بدترین غلامی اور کیا ہوسکتی ہے کہ اللہ کے عطا کردہ نظام خلافت کو چھوڑ کر امریکہ اور یورپ کے فرسودہ نظام کے پیچھے قوم کو لگا دیا جائے۔اس فرسودہ نظام کے ہوتے ہوئے آزادی کا نعرہ مستانہ لگانا، عوام کو ٹرک کی بتی کے پیچھے لگانے کے سوا کچھ نہیں۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا